

تیں اور قسمت کے پچاری ہیں۔ میں بھی لکھنے کا قائل ہوں اور ریکھنا کامانٹے والا ہوں۔

ماچھا کی دفاتر پر عمر خیام کی ایک بھولی بسری رہائی یاد آگئی۔ اب یہ کئی دنوں سے میرے دماغ پر ہے۔ ہے اور خدا جانے کب تک چھائی رہے گی۔ آپ کی نگاہوں سے یقیناً گزری ہو گئی تھیں اپنا بوجھ بلکہ کرنے کے لیے آپ تو تکین دینے کے لیے لکھتا ہوں۔

He moving finger writes; and having wit

Move on; nor all thy Piety nor wit

Shall lure it back to Cancel half a live,

Nor all thy Tears wash one word of it.

ند آ ہوں کی دھن سے لکھا بوا مٹا ہے نہ آ نسوں کے ریے سے ہونی کے مجرد حصے ہیں پر کیا کیا جائے
جو تھے سے چھٹ گئے ہیں ان کے آ نسوآ ہی جانتے ہیں
لکھوڑ کھاہی جاتا ہے تری یاد آ ہی جاتی ہے
میں تو اس جہان کے معمولی سے معمولی کام کو بڑی اہمیت دیتا ہوں۔ یہ تو موت ہے۔ موت بریگانے کی
یگانے کی میرے یہ ہر کوئی تکمیل کا باعث ہے۔ صبر کی تلقین کرنا میرے شرب میں نہیں۔ میں تو کہتا ہوں افسوس کی
جی بھر کے کردگیں بہت شرط ہے!

تیلو آپ تو بہت یاد کرتی ہے۔ امید ہے آپ غفریب آئیں گی۔ تقویاں آیا ہوا تھا۔ آج چلا گیا ہے۔
ذکر نہ کئے کو کہہ رہا تھا۔ دیکھوں لکھتا ہے کہ پھر بھول جاتا ہے۔

کوشش مسلسل ہست دیر شاہ پو زلف یار
عیم ملن کہ در شب بھر نوشہ ام

خادم
شتو

اُلیٰ جان ا

آپ کا محبت نامہ مل، میں کل بھی آپ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کر چکا ہوں۔ امید ہے نظر سے گزرا
آپ نے جس محبت اور خلوص سے میری روائی کا خیر مقدم کیا ہے۔ اس نے بلکہ مجھ پر اتنا اثر کیا اور میرا جی تھیں کا ہو رہے
کرنے لگا۔

روپوں کے بارے میں میں اس قدر پریشان نہیں ہوں۔ صرف ایک ہزار روپے کی ضرورت تھی، سو پہ
ہو گئی۔ آپ ہر گز ہر گز تردنہ سمجھیے گا اور کا کا کو زمین فروخت کرنے کا مشورہ نہ دیجیے گا۔ کپڑے میرے پاس بہت کافی
گئے ہیں۔ صرف ایک جوتا اور ایک سوت کیس خریدنا باتی ہے۔ ان دنوں کے لیے آپ کو یا کا کا کو ضرور روز حست دوں گا۔
سب صحیک ہے۔

بے کافی کر تو عزت سے بس ہوگی۔ ماہ پہ مادھواہ ملا کرے گی اور اس کے علاوہ یقیناً کسی فلم کمپنی سے مکان کے ستر آجھے ہو جائے گا۔ کار لینے کا ارادہ میرا بھی ہے لیکن اپنے اندوختے سے لوں گا۔ کبھی کبھی تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے ۔ ۔ ۔ مجھے بڑا آدمی بنا دیں گی، بہت بڑا آدمی لیکن ساتھ ہی ساتھ ڈر بھی لگتا ہے کہ بڑا آدمی بن کر میں ان لوگوں کو ٹھہر دے جاؤں جو دل و جان سے مجھے چاہتے رہے ہیں۔

- مصاحب نے یونیورسٹی رومن کو خط لکھ کر میری خدمات انہیں پرداز کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ ابھی تک مجھے وہاں سفر کو بھول نہیں ہوا۔ لیکن اس کا شدت سے انتظار ہے۔ کیا اکتوبر میں انشاء اللہ تعالیٰ ہو رچھوڑ دوں گا اور پھر اس کے بعد ۔ ۔ ۔ بھٹاپ کا اور اپنا آپی وطن بھی۔

لیکن مرتبہ پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ کسی محالے میں بھی پریشان نہ ہوں۔ افتخار بھائی نے نکشن خاں سے ڈیڑھ جیسا کہ دیا ہے۔

کام کا اور کام کی کوپیا رہ۔

والسلام
خادم
شقو

میری پیاری امی کو میرا سلام پہنچ۔

پرسوں آپ کا خط نہ ہے باو جو داں کے کہ یہ کاکی والے خط کی پشت پر رقم تھا، میں نے سب سے پہلے اسی کو پڑھا ہے: نکشن کے کاٹھر پر بیٹھ کر ہزرے سے چائے پیتا رہا۔ جتنی مرتبہ میں نے آپ کے خط کو دیکھا گا لوں سے نکایا ہے صحتی دیر میں کیشیں میں بہت سے گاہک آئے اور چلے گئے لیکن میں بدستور اپنی جگہ پر جملہ رہا۔

جالی و فغم میں نے یہ رے کوڈ ملٹپل دی یعنی میں لیرے (پورے دو پا کستانی آئے) اس پر داں تدر خوش ہوا کر ہے۔ جو مکتا۔ اس نے دو مرتبہ جھک کر سلام کیا اور تمیں دفعہ گراتے (شکریہ) کہا۔ جب میں اپنا تھیلا اٹھا کر جانے لگا تو جنہے۔۔۔ خیر ہو گئی تھی کہ پاکستان پر گرام والے نے میں لیرے ملٹپل کیا ہے، اس لیے ہر ایک نے یک زبان ہو کر (جنہیں میر کا سلام) کہا۔

اس رقم سے آپ کو یہاں کی ملٹپل کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ رومن کے ہم لوگوں کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہاں پیسٹ۔۔۔ یہ سولیرے (آٹھ آنے) ملٹپل دی جاتی ہے اور جو سولیرے دیتا ہے۔ یہ لوگ اس کا اور کوئٹہ اتر واسی ہیں، جسے۔۔۔ پچھتری لا کر دیتے ہیں، آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے ہیں اور نیکسی بلوا کر دیتے ہیں۔

یہ ملٹپل کی کافی تکلیف دہ بات یہاں کی سردی اور بارش ہے۔ پہنچیں کب بارش ہونے لگے۔ ہر ایک کے ہاتھ ستر بھنپ نہ ہے۔ ہر ایک کے جسم پر بر ساتی ہے۔ اچانک پٹا ملٹپل یونڈیں بر سئے گیں۔ جل تھل ہو گیا اور گھڑی بھر میں ہے۔۔۔ میں بالکل خشک ہو گئیں، گویا صدیوں سے بارش نہ ہوئی ہو۔

کلری یہاں بہت سکتی ہے۔ ایک دن میں نے دریافت کیا تھا۔ بارہ آدمیوں کے کھانے کے نہایت نیچیں

چھری کا نئے اور تجھ ایک خوبصورت محلی بس سیت 33 روپے میں مال جاتے ہیں۔ اس سے گراں قیمت چیزیں بھی ہوتی ہیں اور ان سے کم قیمت بھی۔ بزری اور بچوں کے معاملے میں یہ خطہ بہت خوش قسمت ہے۔ پاکستان کے حصے بزریاں زیادہ شاداب اور بہت ستی ہیں۔

بچل اتنے ہیں کہ جگہ جگہ یہ دنیا نظر آتی ہیں۔ موگ پچلی (چونکہ میں صرف یہی خرید سکا ہوں) زیادہ مزیدار مجھے اب تک کسی اور جگہ نظر نہیں آئی۔ انگروں کا تواصلی گھر یہی ملک ہے۔ سفید انگور سے سیاہ زرد ہے۔ بگوگو شے یہاں کی خاص سوغات ہیں۔ نارکیں اور مائلے بے شمار و بے حساب ہیں۔ سب سرخ آٹھا آٹھا ہے اور زرد تین آنے کا۔

ذیری کا خالص بکھن والا دودھ چھانے کا ایک سیر ہے۔ وہی بارہ آنے سیر ہے۔ بکھن کی قیمت میں لیکن آپ منوں کے حساب سے خرید سکتے ہیں۔ قیمت دودھ وہی سے اندازہ کر لیجئے۔ انڈہ چھپیے کا ایک ہے روپے کی۔ گوشت گائے کا البتہ مہنگا ہے۔ کوئی سائز ہے تین روپے سیر، سور کا گوشت اس سے بھی گراں ہے لیکن گوشت ستا ہے اور میں ان دونوں غالباً گھوڑے کا گوشت ہی کھار با ہوں۔ نہایت بد مزہ اور بے کیف ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کا اپنا گھر ہو تو زندگی بن جاتی ہے۔ باور پی خانوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔ اس روپے سے زیادہ نہیں المحتوا (ماہوار) بچل اس سے بھی ستی ہے اور ٹیلی فون کا بل ڈھائی روپے مہینہ ہتا ہے۔ جس چار کمرے ہوں یعنی ایک کھانے کا کمرہ، ایک ڈرائیک روم، ایک سلپنگ روم (مع دیپنگ بستر) ایک مفرغی کا باور پی خانہ، ایک عشی خانہ، اس کا کرایہ سواتی روپے تک ہوتا ہے۔

مالک مکان ہر چیز کو بتر کی چادریں تبدیل کرتے ہیں اور ہر قسم دن دو قلیے بھی پہنچاتے ہیں اور میں بہت ستی ہے۔ فی رپ سبیشن دیگن چار ہزار میں ملتی ہے۔ خواہ تقدیلے بیجی خواہ پیاس روپے ماہوار قسطوں پر آنے میں ایک کپ اور خالص انگور کی شراب آٹھا نے سیر۔ چھٹی عام ہے اور بہت ستی۔ زیتون کا تازہ تیل گھنی میں مزیدار بکھن سے زیادہ محنت بخش ہوتا ہے۔ وہ بھی کوئی بارہ آنے سیر کے حساب سے ملتا ہے۔

یہاں اگر کوئی چیز مہنگی ہے تو وہ مکان ہے یعنی ڈریز ہ سو یا ایک سو اسی روپے کے قریب لیکن بڑا ہوا دیکھتا ہے۔ اب بیجی نہانے کا خرچ۔ ایک مرتبہ گرم پانی اور صابن تو لیے کے ساتھ نہانے پر ایک روپے خرچ الفاظ اس میں پابندی یہ ہے کہ آپ تمیں گھنٹے لگاتار سے زیادہ نہیں نہ سکتے۔ میں جب سے یہاں آیا ہوں ایک مرتبہ فوجی کے اتنے لبے مب میں لیٹ کر پھر انھنے کو جی نہیں چاہتا۔ نیندی آنے لگتی ہے اور ہاتھ پاؤں کھل جاتے ہیں صابن اپنا ہو تو کوئی بارہ آنے دینے پڑتے ہیں اور بعد میں وہ لیرے (ایک آنے) اُس عورت کو دیے جاتے ہیں کے دروازے پر خدمتگار بن کر کھڑی رہتی ہے۔

مکانوں سے زیادہ مہنگی چیزیں اک کے نکٹ ہیں۔ پاکستان میں بنتے والے عزیزوں کو لکھنے کے لیے ایک لیرے چاہیں اور مجھا ایسا آدمی ہے یہاں روم میں بھی افسانے مانگنے والے نہیں چھوڑتے۔ قریباً ہر روز ایک خط لکھنے پر باقی روم ہر طرح ستا اور اچھا شہر ہے۔ لوگ بڑے غریب اور احساں کمتری کا شکار ہیں۔ گاہے سڑکوں پر مانگتے۔

بیتھ جاتے ہیں۔ انگریزوں والی آکڑاں میں ہرگز نہیں۔ لڑتے بالکل نہیں، تلخ کلامی تک ہی معاملہ رہتا ہے۔ کسی کو تھپڑے کے برابر ہے۔

یہیں کسی اس سے بڑی گندی اور فحش گالی "جادفع ہو جا" ہے۔ اگر کوئی کسی سے یہ کہہ دے تو پھر مرنے مارنے کے لیے جزوہ سکلی کے رہنے والوں کے لیے اس سے بڑی گالی یہ "جا جا کے صابن کھا" یعنی کرتون کوئی سکلی کھجھ جاتے ہیں نہیں رہتا۔ اگر آپ چورا ہے پر کسی سپاہی کو مخاطب کر کے راست پوچھیں گے تو وہ دونوں ایڑیاں جوڑ کر آپ کو فوجی سلام کرے گا۔ پھر کبھی کافر میںے حضور اچالان کے لیے پچھری نہیں چانا پڑتا۔ سپاہی چورا ہے پر ہی کسے سید دے دیتا ہے۔ ذیز ہر دیہی یعنی تین سولیمیرے بہت بڑا چالان ہے۔

تمکن ہزار لیرے پانے والا اچھا افسر ہوتا ہے۔ پچاس ہزار لیرے گزندہ آفسر کی تھواہ ہے۔ اور ستر ہزار لیرے کا آٹھی تصور کیا جاتا ہے۔ اور کوئت فیڑا ہسور دپے میں بتاتا ہے اور ہمارا گرم سوت ایک سو دس روپے میں اور اگر کوئی مشت ادا سکی کر دے تو اسے رئیس آدمی خیال کرتے ہیں۔

پاکستان کو یہ لوگ محض اس لیے امیر ملک تصور کرتے ہیں کہ سر آغا خاں کراچی کا رہنے والا ہے اور ہماری اس سے بھتے ہیں کہ ریاض ہر تھہ پاکستان کی بھوہ ہے۔ موقع ملتا ہے تو اجنبیوں خاص طور پا امریکیوں اور پاکستانیوں سے بھسلے لیتے ہیں۔ دکانیں مال روڈ والی بھی ہیں، انارکلی والی بھی اور ڈبی بازار والی بھی۔ اگر "دینا ہے تو دو ورنہ کوئی کام کم بھی کر دیتے ہیں اور جلدی کر دیتے ہیں۔

بھال کی شادیاں اکثر ناکام رہتی ہیں۔ بیویاں دوسرا مددوں کے ساتھ وقت گزارتی ہیں اور خاوند اور عورتوں پر ہر روز کام کے وقت دریائے ناہر کے کنارے اپنے دوست کے ساتھ یوں وکار کرتی ہے۔ بارہ بیجے رات بیٹھ جاتا ہے۔ گوکانی لوگ شراب پیتے ہیں لیکن شراب نہ پینے والے کی عزت کرتے ہیں اور اسے اچھا سمجھتے ہیں اور کیا لکھوں میں تو اب تک یہی کچھ دیکھ سکا ہوں اور اسی حد تک محسوس کر سکا ہوں۔

ای! کاکی بھلامیرے خط پڑھ کر کیوں روئی ہے اور اس نے گھلنے والا روپیہ کیوں اختیار کر رکھا ہے؟ اگر وہ یہ سمجھتی ہے تو کام کا ہوں تو اسے تلاوت کرتی چاہیے اور ہر روز فاتحہ پڑھنے کے لیے ہاتھ اٹھانے چاہیں اور اگر زندہ سمجھتی ہے تو شعوری طور پر اسے کبھی ایڈا نہیں پہنچائی اور لا شعوری طور پر کبھی سکھ نہیں دیا لیکن میں کیا کروں ایسی یہ تماشا (کوئی بھتی ہیں) آپ سے آپ بن گیا ہے۔

میں بھاں اکیلا بالکل اکیلا بے یار و مدارزندگی کے دنوں کو دھکے مار مار کر آگے لڑا کر رہا ہوں۔ پتہ نہیں ابھی ہر یہ ری قسمت میں لکھے ہوئے ہیں۔ ای! آپ دل پر ہاتھ رکھ کر میری قسم کھا کر سوچیں کیا میں برآ ہوں؟ اور اگر پیچھے بدل کہے تو بس مجھے ایک خط میں یہ ایک لفظ لکھ کر بحیج دیجئے۔ خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اس کے بعد آپ اس پیچھے عکس نہ دیکھیں گی۔

بھی بھی میں اپنے آپ کو بے ایمان اور بد دیانت بھی تصور کرنے لگتا ہوں لیکن آپ کی محبت اور شفقت اس سے نہیں دیتی۔ آپ کے اس خط نے مجھے اپنی نگاہوں میں چور سایا ہے اور میں اس وقت سے لے کر اب

تک سوچ رہا ہوں کہ شاید امی کی بات تھیک ہی ہو۔ پہلے مجھے اپنے دل میں اپنے آپ سے شدید نفرت تھی، اب میں بھی مجھے اپنے وجود سے گھن آنے لگی ہے اور جرم کا احساس توی تر ہو گیا ہے لیکن امی! میری امی! کیا تم بھی مجھے جاؤ گی؟

اگر ایسا ہوا تو مجھ پر موت بھی حرام ہو جائے گی اور میں..... لیکن امی یوں نہ ہونے دینا۔ بس میرا بھی کے لیے جھوٹ موت کہہ دینا کہ میں بر انسیں ہوں اور امی اُسے سمجھانا اتنا سمجھانا کہ وہ بکھر جائے اور اگر اس کا رویہ نوجہ میں اس سے براحت انقاہ ہوں گا۔ جس مٹی سے وہ بنتی ہے تقریباً اسی مواد سے میرا خیر اٹھا ہے۔ اگر اس نے اُنکی کی تو وہ وقت بہت قریب ہو جائے گا جب چلتے پھرتے اجسام آنسوؤں کے وجود میں حذیا کرتے ہیں۔

آپ
شمع

میری صحت پہلے سے دو پندرہ کو دو چند ہو گئی ہے۔ بیوت کے طور پر اپنی نازہ تصویریں بھیج رہا ہوں۔ اُن آنکھوں کے نیچے وہ حقیقت رہے ہیں اور ٹھہرے پر سلوٹیں ہیں! کیا آپ بھی مجھے اپنی نازہ تصویریں بھیجیں گی؟
رومہ المکبری

(تاریخ پتہ درج نہیں کیا ہے)

امی جان!

آپ کا ایک خط ملمان سے، ایک خط پتہ نہیں کہاں سے کل ایک لفاف ناہور سے موصول ہوا۔ اب میں اصول بنا لیا ہے کہ مخفتوں کا مخفتوں گا مگر مخفتوں گا ضرور۔ باقاعدگی سے اور ہمدردی سے۔ لوگ پہلے ہی مجھ سے نازہ مرنگ والوں کے ساتھ تو میں نے خاص زیادتی کر رکھی ہے۔ اللہ مجھے معاف کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مسئلہ سامان کا درپیش ہے۔ مجھے کچھ میں نہیں آتا یہ کیسے کروں اور کس کی مدد آپ دور ہیں، بریزی دوڑ رہے اور کا کی صاحب کو اپنے ذرا سے کی فکر ہے۔ پتہ نہیں اس نے یہ مصیبت اپنے گئے کیوں لی ہے۔ میں اپنی ایک پریشانی میں بتلا ہوں، دوسرے اس کی کامیابی کا تردید ہے۔ خواہ مخواہ بریزی بڑی باتوں میں دل گک جاتی ہے اور مجھے پریشان ہونے کے لیے کھونتے سے باندھ دیتی ہے۔ اللہ اس کو ہدایت دے۔

ان دنوں ہر لمحہ بریزی یاد آتا ہے۔ میری کتابیں، جنہوں نے میری ساری کتابی ہر پ کر لی ہے اس نے پھاڑے میری طرف دیکھ رہی ہیں۔ ان کو کیسے پیک کروں اور کس طرح بک کراؤں؟ اگر بریزی یہاں ہوتا تو مجھ مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا۔ اگر آپ مجھے خط لکھنا چاہیں تو 20 دسمبر تک میہن رو ماں کھیں۔ اس کے بعد آپ کا خند میں آپ کے خط کو نہ مل سکوں گا۔

کل اپنی فرشتے کی استانی کو سلام کرنے گیا تو اس نے زبردستی کرتی پر بٹھا کر کاغذ سامنے رکھ دیا اور یونہ مرتبہ recitation لکھتے جاؤ۔ ویکھوں کتنی غلطیاں کرتے ہو۔ میں نے کہا اور ہر قدم یہہ ڈرامہ کر رہی ہے، میرا دوڑ نہیں ہے۔ پر وہ نہ مانی اور مجھے لکھتے ہیں بن پڑی اور تو اور ”باد جو دیکہ“ Malgre کے سپینگ بھول گیا۔ اس پر جو وہ

ستے سو تم سب کو معاف کرے۔ ایک قیامت برپا ہو گئی۔ اس کے خاوند نے مدائلت کر کے معافی دلوائی۔ خدا کی قسم
حصہ سے پڑھتا بہت مشکل ہے۔ اطلاعی زبان اور ادب کا جو امتحان دیا تھا اس میں تیس میں سے 28½ نمبر آئے۔
ستے سو مجھے اُن بچوں کو نہیں؟

خود ای! آپ کا کی سے نہ بولا کریں۔ بہت برقی لڑکی ہے۔ اس نے مجھے ایسے ایسے خراب خط لکھے
ہے۔ شش تینیں آتا کہ یہ سب باقی اس کے دماغ سے اتری ہیں۔ آپ کی زمین کا کیا حال ہے؟ ہمدردانہ شکار
جسے آپ جائیں گے؟ ریزی کو پیار (اگر اس نے جماعت بنائی ہو اور اس کی ڈائریکٹریت ہو تو یہ شکر میری
”سے منبعی چوم لجیے گا۔)

آپ

شو

پوسٹ بکس 509

لاہور

4 نومبر 1952ء

ای جان! آپ کے دونوں خط بہیک وقت میں۔ ان کا مفصل جواب اگلے دن پر انٹھا رکھتا ہوں۔ اس وقت
کے پروزی بیٹھا ہے اور اس پر ”ملک شیک“ پینے کا موز سوار ہے۔ مجھے بھی ساتھی لیے جا رہا ہے۔ اس لیے تفصیلاً لکھنے
حصہ ہوں۔

آپ پیسوں کی فکر ہرگز نہ کریں۔ ایک تاریخ کو جب آپ آئیں گی تو مجھے پانچ سور و پیدے دیجئے گا۔ اس
کے پسے ایک دھیلے کی بھی ضرورت نہیں۔ ابھی ابھی رہماستے خط آیا ہے۔ ان لوگوں نے BOAC کی وسماطت سے
پہنچنے والے جو مجھے عنقریب پہنچ جائے گا۔

امروں کے ساتھ ہنا پڑتا ہے کہ مجھے ہوائی سفری اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ میں ان لوگوں کی خواہش ہے۔ آپ
کے پس مجاہیے خخت جان کو بچوں بھی نہیں ہو سکتا۔

فی الحال آپ میری عیدی بھی اپنے ہی پاس رکھیے۔ میں آپ سے دستی وصول کروں گا۔ منی آرڈرننے کیجیے گا۔
مگر ابھی چیز ہے لیکن مزینگ روڈوالے اچھے لوگ نہیں۔ بہر کیف جو جو میں آئے کیجیے۔

والسلام

آپ کا

شو

لاہور

18 اکتوبر 1952ء

میری پیاری بقلم خود ای!

آپ کا محبت نامہ ملا۔ میں اور آپ کے پاس آنے کی کوشش ذکر وں!
 خدا گواہ ہے آپ سے ملنے کو تو بہت جی چاہتا ہے لیکن
 اب میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ خواہ ایک دن کے لیے ہی کیوں نہ ہو
 آپ کے پاس پہنچوں۔ امید ہے اسی ہفتے کے اندر یہ تمنا پوری ہو گی۔
 گمان غالب ہے آپ اپنے ہیئت کو اور رہی میں ہوں گی۔
 اور کیا لکھوں؟ بہت کو باقی میں جو میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گا۔
 ان کا علمیرے سوانح نگاروں کو بھی نہ ہو گا۔

آپ کا ایک ہی
 ناخفی بیان
 شمع

روما

2 دسمبر 1952ء

محترم امی جان!

ابھی میں ایک خط قدیمہ کے نام لکھ کر پوست کر چکا ہوں۔ اسے پرہذا کر کرنے کے بعد خیال آیا کہ مجھے
 آپ کے نام لکھنا چاہیے تھا۔ وہ بھلا کیوں نکریمے خط کا جواب لکھے گی۔ خدا کرے میرا خط پہنچنے تک اسے بالکل آرام
 ہو اور وہ اس قابل ہو چکی ہو کہ مجھے اپنی تحریر میں جواب لکھے۔

لیکن خدا نخواستہ اگر یوں نہ ہو تو آپ مجھے واپسی ڈاک اس کی صحت اور تندرستی کے بارے میں لکھیجئے گے۔
 یہاں آپ کا خط پا کر کافی پریشان ہو گیا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کا اگلا نظر آنے پر یہ پریشانی دور ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ)

میری صحت بالکل صحیک ہے۔ یہاں اتنی مخدوشیں ہے جتنی لندن میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میں نہ ہے
 مونٹسا اور زکوت سلوالیا تھا۔ بس میں یا شام میں سردی ہرگز نہیں لٹکی۔ ریڈ یو کے مشود یو اور کلاس کے کمرے بھلی کے
 داؤں سے گرم کیے جاتے ہیں۔ اسی لیے وہاں بھی کوٹ اتار کر کام کرنا پڑتا ہے۔

لینڈ لینڈی نے بڑی موٹی سی رضاۓ اور زہنے کو دے رکھی ہے۔ اس لیے کسی مقام پر بھی سردی لگنے کا احوال ہے
 صحت پہلے پہل ماحول کی نام موافق تھی وجد سے گرنے لگی تھی، اب سنجھل گئی ہے۔ پھل بھی کھاتا ہوں اور دودھ بھی پیجئے
 لیکن ریڈ یو پر اول پنڈی ریڈ یو جیسا کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ذہنی ورزش ہو جاتی ہے۔

آپ کو منفصل خط پھر کسی وقت تحریر کروں گا۔ اب شام چھاری ہے اور لوگ گھروں سے نکل کر تفریح کا ہے۔
 کبیوں کو جا رہے ہیں۔ میں اپنے کمرے میں یہ چند طور جلدی جلدی گھیث رہا ہوں۔
 پر وہیز ان دنوں کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ اس کے متعلق بھی کچھ لکھتے رہا کہیجے گا۔ وہ میری بات نہیں۔

مکتبتے ہے لیکن وہ مجھے سب سے عزیز ہے۔

میرے نام سے پہلے پروفیسر ضرور لکھا کریں (معاف سمجھیے گا) اس لیے کہ جس میشن میں میں رہتا ہوں، وہاں سے مجھے اسی نام سے پکارتے ہیں اور اس لیے بھی کہ وہ میرا نام ادا نہیں کر سکتے۔ پروفیسر میرے نام کا ایک حصہ سمجھنے گا۔ یعنی نہ لکھا ہو تو ڈاکیہ بہت پریشان ہوتا ہے اور ہر ایک سے پوچھتا ہے اس حفاظ کون ہے؟

والسلام

خادم

شتو

روما

14 اپریل 1953ء

میری پیاری ای!

مجھے آپ کے دونوں خط ملے۔ ان دونوں چونکہ تقاضی یہاں آئے ہوئے ہیں اس لیے انہیں سیر کے لیے بودھ چلا گا پڑتا ہے اور سبی وجہ ہے کہ جواب میں تاخیر ہو رہی ہے۔ آپ کے ذریعہ سورہ پے مجھے بہت دن ہوئے اعلیٰ کے لیے آپ کا شتریہ ادا نہیں کر سکتا۔

کاکی کے ساتھ میرا حساب چلتا ہے۔ آپ خدا کے لیے عید وغیرہ کے تجذبہ کا سوال پیدا نہ سمجھی۔ میں نے عرض کیا ہے۔ آپ سے تو میں پہلے ہی اس قدر شرمندہ ہوں کہ خط بھی نہیں لکھ سکتا۔ خیر یہ تفصیل بات ہے پھر کہ کہ کروں گا۔

آپ کو زمین اور پرویز فارم کی خوشیاں مبارک ہوں۔ میرے آنے تک تو اس میں فصل بھپڑہ رہی ہوگی۔ آپ نے مجھے کہا گے کہ پانی کب نکلا ہے۔ مجھے فکر ہے کہ اس علاقے کا پانی فضلوں کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کرے ہمارے فارم کے پانی میٹھا نکلا ہو۔ سانپ کے منڈ کی بابت ابھی میں نے دریافت نہیں کیا۔ پرسوں پوری تفصیلات رو انہ کروں گا۔ ملکان کے بشپ صاحب نے جو خط یہاں لکھا تھا وہ میں نے بھی پڑھا ہے۔ لمحتہ میں کہ اس طرح روپیہ بھیجنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ وہ واقعی تحریک کرتے ہیں۔ آئندہ ہر گز مت۔

مجھے ریڈ یوروم نے Best Foreign Service کے طور پر دوسرا و پیہا انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے آپ مجھے اور پرویز کو نکلا کہا کرتی ہیں۔ میں نے اکالیس اناؤنسرزوں میں نام پیدا کیا ہے۔ مجھے شاباش ہے۔ میرا نام اور میرا کام میری صحت بر باد کر گیا لیکن اکیلا کام ہی اس کی وجہ نہ تھی اور بھی دکھ ہیں..... اب مجھے شاباش ہے۔ قوش ہو جائے کہ میں محض سفید مظہر نہیں ہوں۔ کیوں ای؟

میں نے ناجیکھا شروع کیا تھا لیکن دو لاکی جو میری پارائز بنتی تھی، اس کی نانگیں اور بخنسے چھل گئے۔ بیچاری تھے اسی وجہ میرا ناجی دھورا رہ گیا۔ استانی نے کہا تو میرے ساتھ ناچا کر۔ ایک دن اس کے ساتھ ناچا تو یہ استانی اور اوپر

میں۔ وہ پتہ نہیں فریض میں مجھے گالیاں دینے لگی یا شاباش کہنے لگی۔ اس کے بعد میں دہان نہیں گیا۔ روم میں اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ سردی چند دن کے لیے دور ہوئی تھی اب پھر بڑھ گئی ہے۔ تمہارے ہوں کہ یورپ مجھ کو قلبی بنا دے گا۔

آپ کب تک ملٹان میں ہیں اور اس کے بعد کس جگہ پر لگنے کا ارادہ ہے؟ یہاں کا مکمل تعلیم تو بہت اچھا۔ مثلاً مجھا یے غریب پروفیسر کو سینما، تھیٹر، کلب اور نمائشوں میں کہیں آؤ ہے داموں پر اور کہیں مفت جانے کی اجازت دفتروں میں ہمرا پھر سی بھی نہیں ہوتی۔

میری صحت بہت اچھی ہے۔ تازہ ٹوٹو کھنچوں والی کاؤنٹیں بھیں گا۔ جاتی ماہوں کو بہت بہت سلام۔ وہ آتے ہیں اور ان کی پائیں بھیشیدا آتی ہیں۔

آپ کا پادر بھی جو حیب میں دھیما اور نمک چڑا کر لے جاتا تھا اُس کا کیا حان ہے؟ میں اس کا نام جو ہوں۔

پروزیر کی صحت کا کیا حال ہے۔ آپ اس کو زیادہ کام نہ کرنے دیں۔ میں یقین ولاتا ہوں کہ وہ بہت ہی لڑکا ہے۔ ذرا ذرا سی بات کا اُس پر بڑا گہر اثر ہوتا ہے اور یہ اُس کی صحت پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس کی صحت نہیں ہے اور مجھے ہر دم اُس کی فکر رہتی ہے۔

آپ کے پاس وقت ہوا جواب ضرور تھے گا۔

سلام

آپ کا

شتو

روم

8 جون 1953ء

میری بیماری امی!

خدا آپ کو لمبی عمر عطا کرے کہ آپ ہی ہم ایسے بنے تو ان لوگوں کا سہارا ہیں۔ ابھی آپ کے دو خط ایک طے۔ ایک تو میرے دل میں کاچھ پیسے والا نفاذ تھا جسے دیکھے ایک جگ بیت گیا تھا اور ایک ایز لیٹر جو میرے لیے نہ درجہ رکھتا ہے۔ اس سے پہلے بھی آپ کا ایک صحبت نامہ مجھے ملا تھا لیکن میں حسب دستور جواب نہ دے سکا۔ کبھی کبھی آپ کے ساتھ اپنی بے وفا یوں کو محسوں کر کے شرم آنے لگتی ہے لیکن کوئی میرے دل میں کہتا ہے کوئی بات نہیں اپنی ایسی تقد اور بہاں اگر ہم نے آپ کے ساتھ لا ذمہ کیا تو اور کس کے ساتھ کریں گے؟

آپ نے مجھ کو اس مختصری زندگی میں اس قدر پیار تھا ہے کہ یہ میرے لیے ساری زندگی کافی ہو گا۔ آپ ساتھ گزر ہوا ایک ایک دن اور ایک ایک لمحہ یاد آتا ہے اور امی مجھے اس وقت تو آپ بہت ہی یاد آتی ہیں جب ہوئے شور بے کی پلیٹ ایک اور گرم پانی کی پلیٹ میں رکھ کر لاتا ہے۔ میں نہ دیتا ہوں تو وہ پوچھتا ہے "corda Mama"

کہ کیا ہے۔ ہے ہو؟) اور میں دل میں کہتا ہوں ہاں تھوڑا تھوڑا کیونکہ جب کسی کو زیادہ یاد کرتا ہوں تو پھر سگریٹ
کے سمجھنے دیتے۔

آپ کی دو تصویریں میرے پاس ہیں۔ ایک میں آپ لکڑی کے پرانے (24۔ اس کی نال پارک والے) تھت
بھائی سے بھیل رہی ہیں۔ یہ فوٹو میں نے اٹار اتحا اور دوسرا میں آپ کا کی کے ساتھ کھڑی ہیں۔ یہ تصویر مجھے یہاں
کے دو قوں تصویریں میری لکھنے والی میز کے سامنے دیوار پر پگی ہیں۔ میں نے ان کو فریم نہیں کروالا۔ بس یونہی
کھنکھو یوار سے آؤزان کر دیا ہے۔

کہاںی! آپ نے یہ کیا کیا کہ قادر کو سورہ پیے اور دے دیئے۔ میرے پاس تو بہت سی رقم جمع ہو گئی ہے۔ اب تو
جیسے گے آپ کو عید پر کچھ بھیجا کر دو۔ لانا آپ مجھے دینے جا رہی ہیں۔ یہ مجھے اس وقت روپے کی ضرورت
کے لئے جب پڑی تھی میں نے آپ سے آپ مانگ لیا تھا۔ خدا کے لیے مجھے شرمسار نہ کہجی۔ واقعی میں کسی جو گا
جے صدیں کی نہای کی کوئی خدمت کر سکا۔

فہرست ہی..... اور امی بھلاکا کی اواس کیوں ہے۔ ایسا تو نہیں چاہیے۔ میں یہاں بالکل اکیلا ہوں۔ نہ کسی سے میں
خواہ۔ سفارت خانہ کا رخ میں نہیں کرتا۔ یہاں کے لوگوں سے یاری میں نہیں لگائی۔ اس پر بھی میں اواس نہیں تو
جسکے رہتی ہے۔ یوں کیوں ہے۔ اس کو آپ ایسا ہی محبت بھرا خط لکھیں جیسا کہ مجھے لکھا ہے کہ وہ خوش ہو جائے گی۔
لکھنے کا کی اور کا کا سے بڑا ہی پیار ہے۔ شاید آپ دل میں کہیں اور جیسا کہ شرارت سے آپ کی آنکھیں چکا کر لی
جیں۔ بھی چکا کر کہیں کہ شاید کا کی سے زیادہ۔ لیکن نہیں اسی (اور اب مجھے پھر تھوڑی ہی بُھی آرہی ہے) دونوں سے ایک
پرستی ہے کا کا جس نے بھی تو نہیں کھلوا یا میری ایسی جھٹکیاں برداشت کرتا ہا
جس نے ہماجی کی بھی نہیں کیں۔

وہ اتنا اچھا بھائی ہے کہ آپ کو اس کا انداز نہیں ہو سکا۔ وہ آپ سے ناخوش نہیں۔ اپنی خالائقوں سے ناخوش
ہے۔ اپنے کو تو بس ماضی میں کھوئے ہوئے وقت کا احساس ستاتر ہتا ہے اور اس کا علاج نہ میرے پاس ہے نہ آپ کے
لئے۔ اس کے پاس۔ آپ کی زمین میں کاشت کرنے سے لے کر ہوائی جہاز کی اڑان تک اگر اس کو ایک مقام پر
جسے ہو گئی تو دنیا کا Normal انسان میں جائے گا۔ آپ بس دعا کیا کہجی۔

آن کتاب بھائی کا خط مجھے نہیں ملا حالانکہ وہ ہر ہفتہ لکھ دیا کرتے تھے۔ شاید اب کے میرے خط میں کچھ بات ہی
جس نے ان کو سایہ کر دیا ہوگا۔ پتے نہیں انہوں نے جواب کیوں نہیں دیا۔

آپ ریڈ یوروما کو ریکارڈ ہر گز نہ بھیجیں اور اگر آپ واقعی کچھ تعلقات اچھے کرنا چاہتی ہیں اور میری اور اپنے
لیگیں اسے چاہتی ہیں تو Legation of Italia کو کراچی خط لکھ کر پوچھیے کہ آیا وہ آپ کے ریکارڈوں کا تھا
Diplomatic تھیں میں ڈال کر ریڈ یوروما بھجوادیں گے۔ ان کو بس اسی قدر لکھیے کہ میں ریڈ یوروما کے پاکستانی پر گرام کو
سپیشس رائی ہوں۔ اس لیے یہ تھنہ بھجواری ہوں۔

اور امی میری پیاری امی! جب مجھے کسی چیز کی ضرورت ہو گی میں خود مانگ لوں گا۔ آپ تو بس حد کر رہی ہیں!

اب ختم کرتا ہوں۔ میری کمر اور سر میں بلا کا درد ہو رہا ہے کیونکہ دفتر سے ریڈ یو اور ریڈ یو سے یونورٹی بارش تھی اور گسوس ہمارا ہے۔ ایک تو مدرسہ مکمل یعنی مکمل اس پر چکھیں بند کرنے والی یہ چھاؤڑا اب ستر میں لشیوں گلے لگنے شروع گا۔ اس وقت آپ کا بیجھا ہوا سویٹر پکن رکھا ہے لیکن تھوڑی تھوڑی تھوڑی سردی لگ رہی ہے۔ ہاں جی امی! کیا یہ بات تھی ملتان میں لوچلنے لگی ہے۔ مجھے تو یقین نہیں آتا۔

ایک بات اور سینے۔ یورپ میں اپنی امی اپنے الی اور بھائی بہنوں (یعنی سب رشتہ داروں) کو ”ٹو“ کہا جاتا ہے۔ مجھے یورپ کی بس ایک تین بات پسند آئی ہے۔ اگر میں آپ کو اسی طرح مخاطب کیا کروں تو آپ کو کون لے گے؟

اچھا امی! جب تیرا جواب آئے گا تو اور بھی با تسلیکھوں گا۔

تمہارا چھوٹا
شتو

Via Catome 16

Roma

25 اپریل 1954ء

میری پیاری امی!

ایک مدت کے بعد آپ کا خط ملا اور وہ بھی اس وقت جب میں روما میں نہیں تھا اور اب اب جی کے کام سے ہوا تھا۔ مجھے آپ کا خط پا کر اس قدر خوش ہوئی کہ ملتان آنے کو جی لپھانے لگا۔ آپ کے خط میں ایک فقرہ پڑھ کر تمہارے گیا کہ آپ کے کھیت میں بزریاں اگ آئی ہیں اور خربوزے پک گئے ہیں۔ خربوزے تو گرمیوں میں پکا کرتے کوئی رست خربزوں کی پاکستان میں چل نکلی ہے۔

میں اس وقت کہل میں پہنچا ہوا یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ یہاں سخت سردی پڑ رہی ہے اور میرے ہاتھوں ہوئے چار ہے ہیں۔ جب میں میلان گیا تھا تو اپنا اور کوت اس لیے ساتھ نہ لے کیا کہ اب تو گرمیاں آگئی ہیں۔ مجھے وہاں پہنچا سرد ہوا کیس چل رہی تھیں۔ میں اپنے ہوٹل میں انگلیشی کے سامنے بیٹھا ایک ناول پڑھتا رہا۔

اگلے دن کام سے باہر لکھا تو سپلے بارش شروع ہو گئی۔ اس کے بعد بر فباری نے گھیر لیا۔ میرے سینے میں تنہ شروع ہو گیا۔ جس فرم سے مجھے کام تھا، انہوں نے مجھے ٹکسی میں ڈال کر ہوٹل پہنچا دیا۔ اس ایک دن میں کوئی بڑا اثر آدمی بوتل حلق سے نیچے اتری۔ گلاسون گیا مگر سردی دور نہ ہوئی۔

میں نے آپ کو بہت یاد کیا اور سب لوگوں سے جی ہی جی میں اپنی خطاؤں کی معافی مانگی لیکن اگلے دن آجھے تو میں بدستور زندہ تھا۔

کا کی نے اتنا اچھا مونا سویٹر بھیجا تھا، میں وہ بھی ساتھ نہ لے گیا۔ مجھے سے بے وقوف صاحبزادے پیدا ہوئے اب بند ہو گئے ہیں۔ آپ ذرا میری قدر سمجھیے۔ لوگ کہتے ہیں ایسا موسم نہ یورپ میں پہلے دیکھا تھا اور نہ اس کی امید تھی

بھی تھا۔ میں بھی چلا تھا مگر نجیگی۔ کام پورا کر کے واپس روما آیا ہوں۔ اب تو مجھے آپ کی اور ابا جان کی طرف سے

بھروسہ ہے۔ میں بھی یوکے محلہ موسم نے بتایا ہے کہ کل سورج نکلے گا۔ سواسِ امید میں خوش بیخا ہوں اور گیت گارہ ہوں۔

عمر نے خود بتایا ہے اور اس میں وس مرتبہ سورج کا پانچ مرتبہ دھوپ کا ذکر آتا ہے۔ اب یہ خطنم کر لوں گا تو اس

عمر نے مرد خوبیوں کا اضافہ بھی کروں گا۔ مجھے خربوزے بہت اچھے لگتے ہیں۔ میں آپ کے کھیت میں اتنا کام

کرنے کے لئے بھوٹوں کو ندیدے بچوں اور میری لاپچی بیوی کے بہت سے خربوزے ہڑپ کر جانے کے بعد بھی آپ کو کوئی

آپ خدا کے لیے عیدی و عیدی کی فکر نہ کریں۔ میں بھی بات کہہ رہا ہوں۔ یہ قم آپ کا کمی کو دے دیں۔ مجھے

کہتا ہے اور وہ بار بار اس کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ میں نے اس سے نوازے لے کر سُرگیت کی ڈیا خریدی

کی تھی۔ یہ مرتبہ کہہ جکل ہے ”اشفاق صاحب ہے تو شرم کی بات اور مجھے بار بار تقاضا کرنا چاہیے گر آپ کو میرے نوازے

لے گوں ایک ایک مرتبہ ای جب میں نے چڑ کر کہہ دیا تھا کہ جائیں نہیں دیتا۔ اس لیے کہ میرے پاس نہیں ہیں تو اس

لئے سوچتے ہے میرے سر پر نیکھی ماری تھی۔ اس لیے ناکہ میں شریف آدمی ہوں اور آگے سے بولتا نہیں ہوں۔ اگر

کہاں کوئی وقت ملے تو ذرا تھی سے اس سے پوچھیں کہ اس نے اسکی حرکت کیوں کی تھی۔

تو وہ سانتریلی سے میری لڑائی ہو گئی ہے اور میں اس سے بولتا نہیں ہوں۔ اس لیے آپ ہرگز ہرگز اس کے

سب سے نہیں اور نہ عیدی و عیدی اسی کی درخواست کریں۔ یہ میری انتہا ہے۔ سانتریلی ایسے برے ہیساں کی ہیں کہ

کوئی کاپنڈا نہیں کر سکے۔ مجھے سے چکار چکار کر کام لیتے رہے اور جب ایک دن میں نے ان سے کام کرنے کو

کہا ہو گئے۔ میں نے انہیں خوب خوب برا بھلا کہا۔ (جس کا مجھے بعد میں افسوس بھی ہوا) اب میں ان سے

کہاں کوئوں مجھ سے دبجے بھی ہیں۔ امید ہے اب آپ پر بات کھل گئی ہو گی۔

ٹونوپیاں آئی تھی اور دھانی دن رہ کر چلی گئی۔ لندن سے ان کا ایک گروپ اطالیہ کی سیر کرنے آیا تھا۔ ان میں

کہ سب چھوپیاں اور اجتن سے لٹکے تھے۔ ٹونوکی میں کچھ بھی خاطردارات نہ کر سکا۔ وہ دن کے بعد میری موثر

تھیں کیا ہوا کہ سارث نہ ہوتی تھی۔ بارش زوروں پر تھی اور مجھے اس کے ساتھ بس بیا فرام میں جانا پڑا۔ ٹونو چلی گئی۔

کہ وہ لوگوں نے میری زندگی آفت میں ڈال گئی ہے۔

کبھی پوچھتے ہیں وہ حسین لڑکی پھر کب آئے گی؟ اس مشرقی صن کی دیوی کا پتہ کیا ہے؟ میرے بہت سے

کہ سب کے لیے مسلمان تک ہونے کو تیار ہیں۔ ٹونو کو اس کے صن کے Compliments جس قدر روما میں ملے ہیں

کہ سب کیلے بھیں گے۔ وہ خود جیران ہو کر روما کے صن کو دیکھتی تھی اور لوگ اس پر دیوانہ ہوئے جاتے تھے۔ اس دھانی

کے زمان میں ایک مرتبہ جب موسلا دھار بارش ہو رہی تھی میری اور ٹونو کی لڑائی بھی ہو گئی۔

وہ کہہ رہی تھی آپی ملک نے تم کو خط لکھا ہے اور تم نے جواب نہیں دیا اور میں عرض کر رہا تھا کہ ملک نے

مجھے نہیں لکھا۔ پتہ نہیں ہم میں سے کون سچا تھا لیکن بات یہاں ختم ہوئی کہ مجھے نوٹو کے منہ سے "سبھی مرد ایسے ہیں، سننا پڑا۔ میری وجہ سے بیچاری ساری مرد قوم کی بے عزتی ہوئی۔ اس کے لیے میں مردوں کے ساتھ شرمندہ رہوں گا۔

آپ طوفہ وغیرہ سمجھتے کی فکر نہ کریں۔ باں اگر آم مردانہ کر سکیں تو کمال ہو جائے بلکہ یہ تو ضروری سمجھنے کی جن لوگوں نے ان کا مزاچھا ہے۔ انہوں نے دوسروں کی (جنہوں نے نہیں چکھا) زندگی حرام کر رکھی ہے۔ میں آپ سمجھتے ہوئے آموں سے ایک پھانک بھی نہ کھاؤں گا۔ یہاں لوگ کھائیں گے تو خوش ہوں گے۔

یہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ڈاکٹر ولوزی کا صاحب (ہمارے مسلمان بھائی) کو ان کا حصہ ضرور دے اُن کا حصہ پہلے۔ اگر یہاں ہواں اذے پر پہنچ گئے تو میں نپٹ لوں گا۔

پرسوں آپ کے خط کے ساتھ حکومت اطاعتیہ کا خط بھی ملا کہ اکتوبر میں آپ کا معاهدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اُن معاهدہ کرنے کی مہربانی فرمائی گئی۔ اب کی بار حکومت کچھ اس قدر خوش ہوئی ہے کہ ایک سال کے بعد پانچ سال معاہدے کی بات کر رہی ہے۔ میں چپ ہوں اور اس خط کو گوں کر رہا ہوں۔

اگر کا کی کوئی خبر سنائی جائے تو وہ قتل کر دے۔ واقعی اس کے ساتھ نہ مہینے کا وعدہ تھا اور میں دو سال گیا۔ یہاں نہ کچھ کھویا نہ پایا۔ میں اپنے ڈھرے پر زندگی چلتی رہی۔ پہلے ہاتھ سے روٹی کھاتا تھا اب کائنے ہوں۔ پہلے ہوتا لے کر غسل خانے جاتا تھا، اب خانی ہاتھ سیئی بجاتا جاتا ہوں اور خانی ہاتھ ہی واپس آتا ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ آتی مرتبہ سٹی نہیں بھی کیونکہ طبیعت ذرا پریشان ہی ہوتی ہے۔

سب سے بڑی بد نصیبی یہ ہوتی ہے کہ ان دو سالوں میں ایک بھی یورپی لڑکی سے عشق نہیں رکسا۔ اول بڑی محبت سے ملیں لیکن جب میرے چھوٹے دیکھنے والیں لوٹ گئیں۔ پاکستان واپس آنے سے پہلے تم از کم ایک حسینہ سے خطرناک طور پر محبت کرنی چاہتا ہوں لیکن ذرہ ہے کہ ہونہ سکے گی۔

اگر میں یورپ سے ایسا ہی انوکا الولوٹ گیا تو میرے کافی میں شاف روم میں سب میرا مدارف اڑا کیمیو ج آج سے چار مہینے پہلے تک میرے ساتھی پروفسروں پر میرا چھا اڑھا کیونکہ میں نے انہیں لکھا تھا کہ زیادتی کا تاثر ہوں۔ لیکن دن میں دو بوقتی شراب پیتا ہوں اور ایک لڑکی بغل میں رکھتا ہوں۔ وہ خوش تھے کہ جلو بہت نہ کسی اتفاقی کا نتیجہ لیکن چار مہینے پہلے پنجاب یونیورسٹی کا ایک کمیٹی یہاں آؤچکا۔ اس نے جو مجھے دیکھا تو ایک تفصیلی خط روستوں کو لکھ دیا پاکستان سے بھی گیا گزرنا ہو گیا ہے۔ اب سب لوگ مجھے گالیاں دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں ایک وعدہ محبت کرنے پر محظی گیا ہوں۔ اس لڑکی کے خط اور فوتو ساتھ لا دوں گا۔

اڑھا صاحب کے بارے میں کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ آپ پھر اپنے دفتر آگئی ہیں کیا؟ ملک کا کیا حال اُنہیں میر اسلام کہنا۔

میرا افسانہ "گذریا" پتہ نہیں لوگوں کو اتنا یوں پسند آیا ہے کہ اب تک ہندوستان اور پاکستان سے خطے آ رہے ہیں۔ مجھے افسانے سے زیادہ اس بات کی خوشی ہے کہ میرے پبلشر نے بڑی محنت سے مجھے اس کا معاوضہ دیا ہے۔

کیا آپ مجھے جواب دیں گی؟

صرف آپ کا

شتو

C/o Zubey Artist

Post Box 509

Lahore

24 نومبر 1951ء

ہی اسلام مسنون۔

ابھی چند لمحوں کی بات ہے۔ میں دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ صادق آیا اور یہ خط مجھے دے گیا۔ اس نے کہا کہ جاسکا اور نہ بی بی جی کا یہ خط ہی مکتوب الیہ کو پہنچا سکا۔ آپ وہاں تو جائیں گے ہی۔ یہ خط لے لیجیے! میں نے شفقت اور خط لے لیا لیکن بعد میں خیال آیا کہ میں تو کیناں پارک نیکیں جا رہا ہوں..... بہر کیف خط ارسالی خدمت ہے قسم داری مجھے پر عائد نہیں ہوتی۔

ایک کارڈ بھی روانہ کر رہا ہوں۔ یہ آپ خود پڑھ کر کا کی کو منادیجی۔ اس نے تو مرا اواں لے خط کا برہماں کر سب تکمیل خراب کر دی تھی۔ اب اگر میں اس کارڈ پر رنجیدگی کا اظہار کروں تو کس مان پر؟

رات بلیک آؤت ہوا۔ براہما آیا۔ میں اپنے چوبارے کی تی چنک سے جلاتا۔ سینیاں بجھتے لگتیں۔ اب ابھی بیتھتے اور مجھے بڑا لطف آتا۔ رائی کا انتظار کر رہا ہوں اور بڑی شدت سے کر رہا ہوں۔ پھر بہت ہزا آئے گا۔ پچھوں کو پیار۔

والسلام

احقر

شتو

۱۔ مزنگ روڈ

لاہور

23 مئی 1951ء (11 بجے صبح)

کا کی! اسلام مسنون۔ میں نے آج سیالکوٹ ایک اور تارے دیا ہے کہ 24 ماہ حال سے پہلے نہیں جسکرہ۔ رشید میں نے اچھا ہی کیا۔ اس طرح میں کل صبح سنتر پر شفقت کے لیے دعائے خیر کہنے جاسکوں گا۔ نوکری تھی رہتی ہے لیکن ایسا موقع کم ہی ہاتھ آتا ہے۔ خدا کرے وہ پاس ہو جائے اور دنیوی اور آخری فعمتوں سے بے امداد ہو۔

ایسی کی طبیعت اب کیسی ہے؟ ان کا مفصل حال مجھے کل بتانا۔ مجھے بڑا ہی افسوس ہے کہ مجھے بیمار پر کسے نہیں آتے۔ خدا گواہ ہے کہ کسی صاحب فراش کو دیکھ کر مجھے اس سے بڑی محبت ہو جاتی ہے لیکن ایک عجیب تمدن باقی نہیں کرنے دیتی۔ مجھے پتہ نہیں لگتا کہ میں کیا کروں اور اس سے کیا پوچھوں! لیکن میرا ہمی چاہتا ہے کہ وہ ہو جائے اور پھر کبھی بیمار نہ ہو۔ اسی کو میری اس فطرت سے مطلع نہ کرنا ورنہ ان پر میری سپاٹ فردیت کی ایک اہم اُجاگر ہو جائے گی۔

کل میرا چکور بھائی جان کی مسہری کی لامگی گرنے سے لنگڑا ہو گیا۔ تھیک طرح سے چل پھر نہیں کر سکا میر سے پاس کوئی دوائی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کی ناگزیر بارلوں کو لوگانے والا تل لگادیا ہے۔ دعا کرنا کہ پھر ف پھرتے ہستے بولتے دیکھوں۔ میرے لیے تو یہ حف شکن ہوتا جا رہا ہے۔

ہمارے علاقوں میں اس قدر گرمی پڑتی ہے کہ اس کا ذکر ہی فضول ہے۔ آج اخبار میں پڑھا کہ سکھر میں آدمی گری سے بلاک ہو گئے۔ پتہ نہیں بیچارے قیدیوں کی کیا حالت ہوتی ہوگی جنہیں شام کے سات بجے ہی بانٹھ بند کر دیا جاتا ہے۔

احمق بھائی آج صحیح کراچی روادہ ہو گئے ہیں اور وہ ایک ہفتہ تک لندن پہنچ جائیں گے۔ میں ریکھا پر تھوڑا بہت یقین رکھتا تھا۔ اب تھیلی کے ان سپولیوں پر ایمان لے آیا ہوں۔ واقعی ہر کام اس کی سے ہوتا ہے۔

سب کو سلام۔

والسلام
دعا گو
شتو

17 اگست 1952ء

ابھی تمہارا تار ملا۔ مبارکباد کا شکر یہ لیکن دیکھ لو پھر اسے زندگی کا ایک اور سال گھٹ گیا۔ ہے نا افسوس کی بات کتاب کے حقوق ابھی تک فرودخت نہیں کیے تھے کہ تمہارا تار ملا اور میں رُک گیا۔ تار میں لکھا ہے کہ پاپی رُک روپے کا بندوبست ہو گیا۔ اس کا مطلب کیا؟

کیا مجھ کے پانچ ہزار روپے یا لاٹری، معنے کی رقم؟

کل کا دن مجھا اور صاحب کی حضوری میں گزر۔ صاحب کی محنت دن بدن تھیک ہو رہی ہے۔ میں ان بہت زیادہ سونے لگا ہوں یعنی شام آنحضرت سے مੁੜ آنحضرت سے تک۔ تم آؤ گے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر پھر ویسی محنت ٹرم کر دیں گے۔

لا ہو رہیں بارشیں بدستور ہو رہی ہیں لیکن تمہارے بغیر لطف نہیں۔

یو نورثی سے ابھی تک رقم نہیں ملی۔

بے بھی ملے گی ویسی کی ویسی رہے گی۔

- جو کی تکیوں اور آئس کریم کی بالٹیوں پر خرچ نہ ہوگی۔

کوسلام۔

تمهارا

四

(رپڑی کے نام)

۱۰۷

کوہ سناؤ تم نے کراچی یونیورسٹی کا Cresnet بنایا تھا اس کی رقم ملی یا نہیں۔ تم بھی بس سو گئے ہو گے۔ یا راس آنے کے متاخر ہو جانے سے مجھے اس قد رخوشی ہوئی کہ یا انگل ہو گیا۔

مگر سرکوں پر اتنی ہوتی ہے کہ میں تو رام نام لے کر چلتا ہوں۔ اگر کسی گزرنے والے کے کوٹ سے موڑ لگ جائے تو کس روپے ہر جانہ لیتا ہے کہ مجھے خوفزدہ کیا۔ اس سالے سے وہی پوچھتے کہ ہمارے یہاں تو کوئی موڑ کے بیچے نہ ہو تو بھی اس سے کچھ نہیں لیتے۔ یہاں خوف کھانے کی رقم بھی لے لیتے ہیں۔

کیا تم زوپی صاحب سے کہی ملے ہو؟ ان کا کیا حال ہے اور وہ کیا کرتے ہیں؟ رومائی لڑکیاں ان کو پسند کرتی ہیں۔ عزتی کرتی ہیں کہ تم تو بدھ جو۔ بس کتاب کا علم جانتے ہو اصلی علم نہیں جانتے۔ ہاں تھج ریزی نے سفیر تھا، لینے کا انعام لایا تھا۔ بس وہ کہا ہی کیا۔ خدا نے عزت رکھ لی ورنہ میرا تو براء.....

بہت بچ آگیا ہوں۔ جرمی کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسری ملتی ہے لیکن وہاں سردی بہت ہے۔ سردی کم
لیے پہت پرچارڈاں کر سوتا ہوں۔ تم نے بہت بڑی عادتیں سکھا دی ہیں۔

چھاپ ختم کرتا ہوں۔ دعا کرو کے کیمرہ خرید سکوں۔ جب تم کراچی آتا تو اپنے ساتھ سود و سور و پیسے لے کر آتا۔

سے زیادی دے سکوں۔ نہیں تو میں Tape Recorder سمندر میں پھینک دوں گا۔ یہ Recorder میں نے تھتے لیے کہ وہ اچھا نہیں گاتی ہیں۔ ان کی آواز بھر کران کو سنائیں گے تو جناب قدسیہ چھٹہ کو پڑتے چلے گا۔ ہاں تھجی۔ ریڈیو پر میں نے اس کے ساتھ انٹرویو کیا۔ مگر بھائی! وہ تو ایسی تیزی سے بولی کہ پندرہ منٹ کا سکرپٹ پھر بتانے لگی۔ میں نے اوہرا اوہر کی باتیں کر کے مصیبت نالی۔ اب بتاؤ! ہم ان لڑکیوں کو کیسے سمجھائیں۔

یہاں ایک ہندو لڑکی ایک دن کے لیے آئی تھی۔ اس سے مجھے عشق ہو گیا تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ امریکہ چلی گئی۔ وہاں سے اس نے خط لکھا تو میں موڑ سائیکل سے گر کر بستر پر لینا تھا جو اب نہ دے سکا۔ اب پہنچنے ہے۔ اس بات کو ایک سال گز رگیا۔ بس یہ آخری عشق تھا۔ روما میں سب حرامزادی لڑکیوں نے میرانام پادری سے دیا ہے۔ جب میرا بیٹا ہو گا تو میں اُس کو کھلی چھٹی دے کر روما بھیجوں گا۔

اچھا بھتی اب میں ذرا سا پیٹھا کھانے لگا ہوں۔ تمہارا ذمہ اس کا سارا شیرہ چوس رہا ہے۔ بیدی آپ کا ہے۔ سالے کہنے کے ٹو نے بھی کمی گھر برہاد کیے ہیں۔ میں آکر تیرے جوتے لگاؤں گا۔

صرف تمہارا ہمیشہ تمہارے

شکو

خان ریزی نے 1952ء میں کتابی یونیورسٹی کا کریئنسٹ بنا�ا تھا۔ آج تک وہی کریئنسٹ ٹل رہا ہے۔

ریزی کے نام (والد کہہ کر مخاطب کرتے تھے)

18 اگست 1952ء

ابھی تمہارا خط ملا اور ابھی میں پچھری جا رہا ہوں۔ 5 ہزار روپیہ بھلا میرے کس کام آئے گا۔ مانی ڈبیز واس سے صرف ایک ہزار کی ضرورت تھی، سول گیا۔ تم اگر مجھے شاپنگ کراؤ اور اگر ہو سکے تو ایک عدد *Sight Weight* کیس لے دو۔

کھلوتوں کا کام شروع کرو اور جب تمہارے پاس بارہ ہزار روپے ہو جائیں تو مجھے اطلاع دو۔ کوتے میں روم سے بھجوادوں کا۔ اس کے علاوہ گراموفون میشین کے بارے میں بھی تمہاری مدد و کوچھ روم میں میں ریکارڈنگ کر کر بھیجنے ہوں گا۔

شاید ہمارے اتنے دن قریب آ رہے ہیں۔ (صرف مالی لحاظ سے ذہنی لحاظ سے نہیں۔)

اچھا پچھری جاتا ہوں۔ اس کے بعد اڑ صاحب سے ملتا ہے۔

تمہارا

برادر والد

صارخ صارخ

Dear Maka,

If the 3rd of next month I have Lahore for Multan (By mail) would it you? Which station you suggest? Cantt. or City?

Your Shukko

27-5-1952

Lahore

26-5-1952

Dear Idiot,

Some three days before I wrote you a detailed letter having every description of my doings in your absence. It was placed in the dictionary for so intactness instead of steadiness it gave much to elopement and was kidnapped. Who removed I do not know. When wish removed? I can say at the dead of night when as I came to my house borrowed the book, took it to home and did what even he liked.

Anyway, dear idiot, I am well and happy and me serious very serious about Yousaf sahib date 7. I can easily smell a rat in every happening. Here I smell about two dozen of rates. He is a genuine man and can help.

To-day I will start brewing at home (24-Canal Park), don't worry. When are you coming back, I am trying to know "her" responsibilities and duties? If so, I may come to you. Let me know you are progressive. Should I come on 3-6-52?

I am keeping fast and rumbling wet cloth on my legs. All the nerves (which are concerned with writing) have refused to work. Kindly excuse for this small letter and its telegraphic language.

Your's B. Wala

Shukko

Lahore

15-5-1952

Dear Bho Wala,

Drawing is too hard.

Thank you.

Do not write any letter to.....

For God's sake don't

Don't!

Don't!!

Don't!!!

Detailed letter with your portrait, Tomorrow!

Shukko

Lahore

17-5-1952

Dear Razee,

You must have received my last day's letter. Here I send you your
bit. Is this the thing you required? How I managed to get it, is a long story
as you may hear from Qudsia.

You have taken great pains in delineating the drawing. I have shown it
to publisher and it has been forwarded to block maker who was much
fished to see it and was compelled to praise the craft of the artist who has
cut it with great skill for good results of 1/2 fore block

Dear one! Don't write any letter to bitter things are tasted once and left
others to taste it for experience. You are experienced enough and need not
the path you had been traveling for some time off the trash you went.
body saw you going astray and could not help. Do you still dare to write
letter at the cost of your regulation? Every goal seeks certain pack of
emetic movements in the man in whose favor it is going to be jelled. We
most of the required movements. Let us credit them first in the ledger of
courage and then proceed. If once you go bankrupt no money can drain
disintegrated and ruptured honour. Think! And DO NOT write.

On the seventh of this month I reached there before time. Waited for
about two hours. Puffed half of the Captain's packets contents. Backed
and down the canal for about 135 times. He did not turn up. Never sent a
message. I think he must have been occupied. Must have gone somewhere.
dead. If he still lives, I am sure he would come again. He would see us,
us and help us. We the sons of humble parents!

Go on working. Anything may come out of labour. Any moment red iron may appear. We may wake. Hit it and sleep again. And this sleep will never be disturbed. She who hit iron will protect our sleep. But condition is to work and work. Bundle of kisses sweet, sour, bitter, tasteless and pungent assorted kisses in large packing.

Your

Shukla

Idiot

29-5-1952

Dear Idiot

1. Should I come on 3-6-52?
2. Where should I get down?
3. Where is your home situated?
4. And, if I am not granted to the required LEAVE will you excuse me.

Rigge

Shukla

To reduce material desires doesn't always
Brings peace to mind. In order to live in peace.
Spiritual desires must also be reduced

(Kappa, Akutagawa)

ALONE

Thy young son

Eating his lunch, heard a plane go overhead, and put down his spoon. Remarking, the pilot does not know I am eating a egg. He smell shocked as if he had never known nor suspected he was locked in, from the beginning alone.

Buried alive in a body not my own the work apish, the feet a